لایق و مناسب نہین کہ آپکے بحث و خطاب مین اپنی اوقات ضایع کرین۔
اس صورت مین ہم آپکے نہایت ممنون احسان ہونگے اگر آپ ہمکو بحث
سے معاف فرمائینگے۔ اور اگر آپ ایسے ہی مناظرہ کے (جو درحقیقت
مجادلہ ہے) شایق ہین تو آپکے شوق پورا کرنیکے لئے آپکے پرانے
دوست شیخ محی الدین صاحب کافی ہین۔ آپ جو چاہین انکے مقابلہ
مین لکہین وہ اسکا جواب دینے کو مستعد ہین اور ہمسے وعدہ کرچکے ہین
آپکی کتاب نصرۃ المجتہدین کا جواب انہون نے اسوقت تک اسلئے نہین لکہا
کہ ایک اور نوجوان مولوی صاحب بنارس مین اسکا جواب لکہنے کو مستعد
ہین اور سنا گیا ہے کہ اب وہ اسکا جواب لکہہ رہے ہین۔ وہ جواب
آپنے کافی نہ سمجہا یا شیخصاحب موصوف کو حسب دلخواہ معلوم نہوا تو وہ خود
بہی اسکا جواب لکہینگے۔
اور اگر ہمارے دلائل و استنباطات صحیح نہین۔ غلط ہین تو پہر آپکو
لایق نہین کہ ایسے غلط فہمون کے خطاب و جواب سے اپنی قیمتی اوقات
کا خون کرین۔

ہان ایک صورت ہے جس سے ہمارا آپکا مباحثہ جایز و مباح
ہوسکتا ہے وہ یہہ ہے کہ آپ اپنی سابق بدگوئیون بے تہذیبیون
بے انصافیون اور داب مناظرہ سے مخالفتون کا اعتراف کرکے انسے
تائب ہون۔ اور آیندہ دایرہ تہذیب و انصاف سے قدم باہر
نرکہین اور اپنی تحریرات مین جو علمی بات درج کرین وہ کسی اہل
علم معقول و منقول کو دکہا لیا کرین۔ اور زاید باتونکے ذکر سے
قلم کو روکین۔ اور جب بحث شروع کرین ترتیب سے کرین۔ پہلے

اور اس ایک مسئلہ کا ثبوت دین جسکا ثبوت ہم اشاعۃ السنہ نمبر ۱۱ جلد ۶ مین بصفحہ ۳۴۲ طلب کر چکے ہین۔ اسکے فیصلہ ہونیکے بعد دوسرے مسئلہ مین بحث کرین۔ اسکے بعد تیسرے مسئلہ مین یہی مسائل کو یکبارگی نہ چہیڑ دین یہہ صورت آپسے ناممکن اور آپکے حوصلہ و اختیار سے باہر ہو تو ہماری طرف سے سلام ہے۔ وہو آخر الکلام

ایڈیٹر مشیر قیصری سے قطع کلام

آپ نے اشتہار ایک ہزار کے جواب الجواب مین اپنے پرچہ نمبر ۲۲ جلد ۸ مطبوعہ ۲۷ مئی ۱۸۸۸ مین فرمایا ہے کہ وہ الفاظ (جنکو ہمنی ایک فہرست دشنام مین درج کیا ہے) گالیان نہین بلکہ عین تہذیب اور فصحا کا محاورہ ہے۔ آپنے گویا ہمین ہمکو اجازت دی ہے کہ ہم بہی انکو ان الفاظ (بے شرم۔ کافر۔ جاہل۔ شریر۔ مفسد۔ ملعون۔ وغیرہ) سے یاد کیا کرین اور آپسے ہم نے پوچہا ہے کہ کیونکہ ہم انکو صاحب چکے ہے کہ اگر آپ ان الفاظ کو گالیان نہین سمجھتے تو کیا انہی حق مین انکے استعمال کی [illegible]

[illegible]

ان [illegible] چونکہ [illegible] ان الفاظ کو گالیان کہنا ہین تو ہمین [illegible] استعمال کرنیکی اجازت دینا۔ چونکہ ہمارا یہہ شیوہ نہین ہے۔ ہم نہی کبہی کسیکو اپنی تحریرات مین اس قسم کے الفاظ سے مخاطب نہین کیا لہذا ہم مناسب سمجھتے ہین کہ ایسے شخص سے جو گالیون کو فخر سمجہتا ہے اور اپنی آبرو اور مقابلہ بالمثل کی پروا نہین کرتا قطع کلام اور دونون کو دور سے سلام کرینا و آئندہ کبہی کسی امر مین اسکو مخاطب نبنائین۔ سابقاً ہمارا انسے مقابلہ بالمثل کی اجازت چاہنا صرف تہدید تہا اس خیال سے کہ وہ بپاس اپنی عزت اور بخوف مقابلہ بالمثل دشنام دہی سے باز آئینگے۔ اس تہدید نے انمین کچہہ اثر نکیا لہذا انسے قطع کلام لازم و واجب ہوا۔ اب انکو اختیار ہے جسقدر چاہین جی کہولکر گالیان دین ہمارا کچہہ نہین یہان اتنا ذکر بہی نہوگا کہ کسینے کچہہ کہا ہے۔ ہان گالیون کے خوف سے ہم مسائل حقہ و مضامین مفیدہ قوم و مذہب سے ہرگز سکوت اختیار نکرینگے گو ایڈیٹر مشیر قیصر یا اونکی اور برادر انکو گالیان قرار دین اور انکے بدلے صلواتین سنائین ہم پہلے بہی کہہ چکے ہین اب پہر کہتے ہین کہ ہم اپنی آبرو کو بمقدار ذرہ بہی کیون نہ ہو قوم اور مذہب کے لئے وقف کر چکے ہین اسلئے ہم بخوف دشنام مذہب اور قوم کی نصرت نہین چہوڑ سکتے۔ وباللہ التوفیق۔

قصیدہ ہذا از نتائج افکار فاضل کامل مولوی عبد الغنی صاحب ساکن نورپور من مضافات صوبہ بہار در مدح جناب سیادت مآب حضرت شیخنا و مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی مد ظلہ و عم فیضہ

بعد الحمد تا شدم پیدا	فیض روح القدس بمن شیدا	روح حسان راست فخر یمن
تا شدم زیب بخشن بزم ثنا	آن ثنائی کہ مستحق مدیح	وان مدیحی کہ فیض بخش ولی
فیض بخشی کہ بے نیاز ز خلق	خلق محتاج او بفیض و عطا	حبذا این چہ فیض ان فیاض
یک کلامش بہ از ہزار ہا	دہنش رشک چشمۂ حیوان	نفسش غیرت شمال و صبا
کیمیا ئیست صحبتش کہ بصیر	می شود شاہ ملک استغنا	خاک درگاہ او لشاہ جہان
زینت خانہ گشت بد ریبے	خوبی مسند خلف حسین	از ہمین آل سید البطحا
کاندرین روزگار [illegible]	[illegible]	اندرین قحط سال بیداری
خوان دین بر کشادہ و داد صلا	دولت دین بہد کہ مستغنی است	از تمنای دولت دنیا
وہ چہ مردی بساحت تدبیر	خلق یکجا بہ تیت او تنہا	صد ہزار آفرین برین ہمت
بہ بہی خواہی عدو است فدا	خلقتش در خزینۂ توحید	جوہر فرد گوہر یکتا
فطرتش آن موافق ازلی است	حسن اعمال تابع اعضا	باز یا اینہمہ صلاح عمل
پاک دامن ز لوث کبر و ریا	منیت زین مختصر عنی تکبر	از سر نو دوبارہ نکنہ سرا

مطلع دوم

بارک اللہ فیض ہادی ما	گر ہدایت پر است از دو سما	تا زم این فیض بہ ہمہ ہی را
گز ضلالت خداست نام بقا	شمع تحقیق بر فروختہ ہا	در رہ تنگ و تیرہ ای ہا

اس قصیدہ کے بعض مبالغات شاعرانہ سے ہمکو اتفاق نہیں ٭

وہ چہ شمعی کہ پیش آن گوید
کامد از غیب این چہ راہ نما
دادہ شد آن لسان ملت بیان
حرف حرفش برون ز سہو و خطا
بہ براہین و بینہ ثابت
ز ان شہاب سطیع فہم و ذکا
از کسی ظن انتصار مدار
پیش ان نایب رسول خدا
ہر کہ محروم ماند از فیضش
خلق گردید در ازل اعمی
ہر کہ پیش آمدش ہمیشہ یکے
حق را باو ست التفات
شوق کسب فیض جو میدارے
ایکہ آوازہ ات لعز و علا
قدسیان ز الفیض تست ثنا
قدم تو بہر زمینکہ رسد
بوجود تو دادہ اند ضیا
ملک شاہ جہان آباد است
بالیقین گشت جنتش ماوے
نہ رسول خدا از و راضی
آفتاب دیانت و تقوے

مہر با ایں ہمہ فروغ سہا
آنکہ معیار حق و باطل شد
خامہ در فشان و معنی زا
چیست گر تخطیہ کنند عدو
حرف گیران او ہمہ جہلا
گر بی اختیار حق گوید
بخلافش یکیست شاہ و گدا
شیخ وقت آمدہ مدرس شد
سجدہ انیست زان کسی اشقی
گوش شنوا ندادہ شد واہ
حق ہا می نماید اظہار
ور کشیش غنی غنیمت دان

مطلع سوم

از زمین "العالم بالا"
مرحبا سید نذیر حسین
میرسد آن زمین بجنب سما
ز ہمین شرم شمس شد خندق
از تو ای ابر فیض و عین عطا
ہر کہ یک گام در خلاف تو زد
نہ ہمرضی او رضای قضا
بحر تا کبر و کوہ حلم و وقار

مژدہ ای پیروان راہ نبی
ذات پاکت ہمین فضل خدا
لفظ لفظش قرین صدق و صواب
حسن قولش بطرز حسن ادا
بحر زخار و قطرہ بشمار
یکسی انحراف نیست روا
کیست کاو راست دعوی ارشاد
کہ از و مستفیض طفل و فتے
ہر کہ نادیدہ فیض صحبت اوست
ہر کہ نشنید قول او برضا
[illegible]
تا بود در دہان زبان گویا
باز دلچسپ مطلعی فرما
از وجود تو خاکیان را فخر
ہر دم از آسمان کنند ندا
ہمچو تو ہیچ سعادت ابدے
بمقامیکہ گشتہ پیدا
ہر کہ جان در ہوای تو در باخت
خوار گردید او بہر دو سرا
الحق ای آسمان علم و عمل
خوان خلق عظیم و کان حیا

اثر خیر و آیت اخلاص + محک امتحان صدق و صفا + ذات تو بین ہر شقی و سعید + ہم ایمان میان خوف و رجا + اتباع تو بر ہمہ لازم + انحراف و عناد از تو خطا +
ای کہ عمر تو صرف شد بند + برکران از خیال ما و شما + لا یخافون لومة لائم + گر بخوانم بستان تو زیبا + خالق خیر و برکت عالم + رحمت خلق آفرینہ ترا +
من نہ دانم چہ پیش از این گویم + شکر بر او بر خداست جزا + لسر غنیہ آرزو و ہم صرف فضا [illegible]

مشیر قیصر کے مناظرات کی نسبت فیصلہ سید ابو محمد جمال الدین صاحب ڈاکٹر کہوری ضلع ساگر جزاہ اللہ خیرا

کچھ عرصہ سے مولوی محمد حسین صاحب لاہوری اڈیٹر رسالہ اشاعۃ السنتہ اور اڈیٹر صاحب اخبار مشیر قیصر مین بعض امور (جو متعلق بہ مذہب ہین) کی نسبت بذریعہ اخبار مشیر اور رسالہ اشاعۃ السنتہ تحریرات ہو رہی ہین۔ چونکہ یہہ دونو حضرات میرے عنایت فرما و مہذب ہین اسواسطے کیا عجب ہے کہ میری محاکمہ کو قبول فرماکر حق بات کو قبول کرین اور اس گفتگو کو ختم کرین اور مین محاکمہ کرنے کا دو وجہ سے استحقاق رکھتا ہون اول تو [illegible] دونون صاحب [illegible] دوم میرے نزدیک حنفیہ و اہل حدیث دونون اہل سنت جماعت ہین (جیسا کہ اون کا دعوی ہے) بشرطیکہ اپنے اصول پر قائم ہون کیونکہ دونو کے اصول پر قرآن حدیث مقدم ہے۔ جو شخص کتاب و سنت کو چھوڑے وہی خطا پر ہے زید و عمر کے خطا سے اصول مذہب پر اعتراض نہین ہو سکتا اور یہی میرا مذہب ہے اسی اصول پر انشاء اللہ تعالی محاکمہ کیا جاویگا اور یہی امر مجھکو حکم بنانیکا زیادہ مستحق بناتا ہے۔

مگر قبل اسکے کہ خاص امور متنازعہ فیہ مین کلام کیا جاوے یہہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اُن امور مین نظر کیجاوے جنکے دیکھنے سے تمام تحریرات پر آسانی سے رائے دیجا سکے۔ وہ امور یہہ ہین - ۱ اس بحث مین ابتدا کسکی جانب سے ہے - ۲ اتفاق بین المسلمین کون چاہتا ہے - ۳ دایرہ تہذیب سے کسنے قدم باہر رکھا - ۴ مدلل تقریر کسکی ہے +

اِس بحث مین ابتدا کسکی جانب سے ہے

ہمنے سب سے پہلی اخبار مشیر قیصر مورخہ ۲ر مئی ۱۸۹۸ء مین اڈیٹر صاحب کی جانب سے اسکی ابتدا دیکھی۔ مولوی صاحب اور اونکے ہم مذہبونکو ان الفاظ سے یاد فرمایا ہے (انکا تشدد غیر مقلدون مین حد سے زیادہ بڑھا ہوا ہے یہ لوگ حضرت ابو حنیفہ رح کو بہایت سوء ادب سے یاد کرتے ہین ۲

اتفاق بین المسلمین کسکی تقریر کا نتیجہ ہے

اڈیٹر صاحب اخبار مشیر قیصر کے دعاوی یہ ہین۔ اہل حدیث وہابی لامذہب فرقہ جدید ہین۔ اماموکی توہین کرنے والے ہین مسجدون مین شر و فساد کرنیکو بحیلہ نماز آتے ہین۔ انکو مسجدون مین آنے دینا نچاہئے۔ حکام کو ان پر شک ہے چنانچہ مشیر قیصر نمبر ۲ مین اونکے مولوی محمد حسین صاحب کے یہ دعاوی ہین کہ اہل حدیث سنت جماعت ہین مسجدون مین سب ملکے جلے نماز [illegible]
[illegible] جدید نہین ہین۔ حنفیہ و اہل حدیث دونو اہل سنت جماعت ہین انکا ایک مسجد مین ایک ساتھ نماز پڑھنا درست ہے۔ بعض اون فروعی مسایل مین (جنمین ائمہ اربعہ کا اختلاف تھا) اختلاف ہی اڈیٹر صاحب اخبار مشیر قیصر نے اپنے دعاوے پر کوی دلیل نہین لکھی جس سے اونکو صحیح تصور کیا جاوے یا اوس دلیل پر غور کیا جاوے۔ وعہذا اگر دعوے اڈیٹر صاحب مشیر قیصر کا صحیح ثابت ہو اور یہ خیالات تمام جہان مین (اونکے مشہور اخبار کے ذریعہ سے مشتہر ہوکر) صحیح مانی جاوین تو نتیجہ اسکا تمام اہل اسلام کے حق مین بہایت مضر ہوگا کیونکہ اہل حدیث اور حنفیہ کا تعلق الیسا ہے کہ ان خیالات کے سبب سے ایک روز مسلمانونکا گزارا نہین ہوسکتا کیونکہ ایک بھائی اگر حنفی ہے تو دوسرا اہل حدیث اور اگر

باپ حنفی ہے تو بیٹا اہل حدیث - پس جب یہہ لوگ ایک دوسری کی درپی ایذاد آبرو ریزی و دشمنی ہونگے تو اس نااتفاقی سے ترقی اسلام تو درکنار اسلام ہی کا کام تمام ہو جائے گا اور اگر حکام بھی آپ کی رائے صحیح مان کر حسب ایما آپ کے اہل حدیث سے ضمانتین لینا شروع کرین تو فرمائیے پھر اسلام پر برا اثر نہ پڑیگا ہمکو اڈیٹر صاحب کی ایسے دعاوی مشتہر کرنے پر کمال افسوس ہوتا ہے کہ یہہ کیسے اڈیٹر ہین جو اپنے فرض منصبی (اتفاق و صلح بین الناس) کو چھوڑ کر محض غصہ اور مخالف کے ضد مین اولٹی ایسے مضامین لکھتے ہین جن سے سخت نااتفاقی اور شر و فساد پیدا ہو حکام اہل اسلام سے بدظن ہون اور خاصکر کے اپنے ہی مذہب اسلام کے بیخ کنی ہو یہہ کارروائی کوئی ریفارمر اڈیٹر (خواہ کسی مذہب کا ہو) پسند نہین کریگا - ہم امید کرتے ہین کہ آیندہ ہمارے معزز اڈیٹر صاحب اپنے [illegible] ایسے مضامین [illegible] یا دوسرون کے اسے اپنے ملکے اخبار کو پاک رکھین -

مولوی محمد حسین صاحب کے دعاوی کے حق ہونے پر اتفاق بین المسلمین وسد باب شر و فساد متصور ہے پس قطع نظر اونکی دلایل سے رجوع آپنے دعاوی پر وقتاً فوقتاً بذریعہ خطوط مطبوعہ مشیر قیصر و مضامین مندرجہ رسالہ اشاعۃ السنۃ اوہنون نے پیش کئے ہین) صرف بنظر امن و اصلاح بین المسلمین وسد باب فتنہ و شر اونکو ضرور حق و درست کہنا چاہئیے - علاوہ ازین سب سے بڑہ کر مولوی صاحب کی دعاوی حق ہونیکا ثبوت علماء نامی فریقین نے روبرو جناب جی جی نیگ صاحب بہادر کمشنر دہلی کے دیا ہے - یعنے ایکدوسرے کے پیچھے نماز جایز ہونے اور آپسمین دو فریق کا اتفاق رکھنے کا فتوے معہ مہر و دستخط لکھکر اس شر کو دور کیا اب کون دیندار اور فہیم منصف مزاج ہے جو بہر دو فریق کے علماء کو نامعتبر تصور کر کے فتنہ و شر کی

تحریر کو درست جانیگا۔ پس اس صورت مین مولوی صاحب کی دعاوی کو بالاتفاق
ماننا پڑے گا۔

فائیرہ تہذیب سے کسنے قدم باہر رکھا

ہر زمانہ کے عقلاء و مہذبین کے نزدیک گفتگو مین تہذیب کو ہاتھ سے دینا نہایت
نازیبا خیال کیا جاتا ہے غیر مہذب اگرچہ بات ٹھکانے کی کہتا ہو لوگ اوسکو نفرت
کی نگاہ سے دیکھتے ہین۔ عقیدتمند دوست احباب مہذبین (خواہ کسی مذہب کے
ہون) کے دلون سے اور اہل نظر کی نظرونسے ایسا اخبار گرجاتا ہے۔ سخت گوئی
اور ترش روئی سے کبھی کوئی کسی مخالف پر ظفریاب نہین ہوسکتا بلکہ بے تہذیبی
تو دلیل مغلوبی کی ہوجاتی ہے۔ بخلاف اسکے نرم کلام تہذیب و شائستگی کی
گفتگو ہر شخص پسند کرتا ہے مہذب تقریر حق پرستی و راستگوئی کی دلیل ہے ہاین
خیال بیٹھے ہی ان دونون احباب کی تحریرات [illegible]
اخبار مشیر قیصر (جو اس تقریر کے متعلق ہین جیسے نمبر ۴۲ و ۴۵ و ۴۷ جلد ۲ نمبر ۱
۳ جلد ۸ وغیرہ) نے ہمکو نہایت افسوس و رنج دلایا۔ ہم سچ کہتے ہین کہ ایسے سخت
و درشت غصہ سے بھرے ہوئے خلاف تہذیب تقریر سالیق کیسے اوڈیٹر صاحب
کسے دوسرے کے مقابلہ مین ہمنے نہین دیکھے جبکہ خاص اس گفتگو مین ایسی سرزد ہوئے
اوڈیٹر صاحب نے مولوی صاحب کی نسبت الفاظ۔ جاہل۔ متعصب۔ کافر۔
خوشامدی۔ دنیا طلب فرمائے اور بطور تکیہ کلام لامذہب و ملحد ارقام کئے۔
اہل حدیث کے مذہب و اکابر اہل حدیث مثل مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب و نواب صاحب
بھوپال کو نہایت سخت و سست اپنی زبان قلم سے فرمایا مشیر قیصر نمبر ۴۷ جلد ۷ مین
نواب صاحب بھوپال کو ایسے سخت و کرخت الفاظ سے یاد کیا کہ اوسکی نقل سے ہمکو تہذیب
مانع ہے۔ ہمکو اوڈیٹر صاحب پر نہایت افسوس ہے کہ وہ باوجود لایق و مہذب ہونیکی

ایسے معیوب امر کے کیون مرتکب ہوگئے جس سے صدہا اونکی ناظرین اخبار کے
نظرونسے اونکا اخبار و اعتبار گرجاوے گا۔ کیا اونکے ناظرین اخبار سے کوئی
بہی مہذب و صاحب انصاف نہوگا جسکی دل پر برا اثر پیدا نہوا ہوگا کیا کبہی اکابر کو گالیے
دینا کوئے مہذب پسند کریگا؟ اگر اوڈیٹر صاحب کی نزدیک یہہ الفاظ خلاف تہذیب
نہین ہین تو اگر اونکے اور اونکے مذہب کا برآمیہ کی نسبت یہہ الفاظ کوئی جاہل
نکالے تو اوڈیٹر صاحب اوسکو جائز رکہینگی؟ خفا تو ہونگے؟ پس جو اپنے واسطے معیوب
سمجہتے ہین وہ دوسریکے حق مین کیون کہتے ہین۔ اشاعۃ السنۃ مین آپکے
یا کسی آپکے امام و مذہب کے نسبت ہمنے کوئی کلمہ خلاف تہذیب مولوی صاحب
کی جانب سے نہین دیکہا۔ اور اگر بفرض محال ہوتا ہے۔ تو بہی [illegible] انکو آپسی
بہتر کلمات اپنی مونہہ سے نکالنا چاہیے تہے۔ کیونکہ قرآن شریف مین [illegible]
[illegible]
نصیحت فرمائی ہے۔ گر بیان دیگران را نصیحت الخ کی مثل صادق آئی البتہ ہم مولوی
صاحب کی تہذیب و بردباری و دینداری کے قائل ہین کہ ماشاء اللہ اپنی اس آیۃ
پر پورا عمل فرمایا اور اوڈیٹر صاحب کے جواب مین صرف استغفر فرمایا" طعن و استہزا اونکے
جواب مین تو ہم اور کچھ نہین کہتے صرف اسی شعر کو پیشکش کرتے ہین؛

بدم گفتی و خورسندم عفاک اللہ نکو گفتی ؛ جواب تلخ مے زیبد لب لعل شکر خارا

اسکی وجہ یہہ ہے کہ ہم اوڈیٹر صاحب مشیر قیصر کو دوست لکہ چکے ہین پس بحکم ع ہرچہ از دوست
میرسد نیکوست ؛ جو کچھ وہ ہمکو کہین ہمارے سر آنکہون پر ہے" پس ایسے صابر
ودیندار خلیق شخص کے مقابلہ مین ایسی سخت کلامی نہایت نازیبا ہے ؛

مدلل تقریر کسکی ہے

مدلل کلام ہر ایک کو ماننا پڑتا ہے برضا یا بجبر بیدلیل ہرگز قابل قبول نہین ہے خواہ قائل

اوسکا کیسا ہی زبردست پایہ کا ہو ہمنے جو اس بحث مین دیکہا تو مولوی محمد حسین صاحب نے اپنے کسی دعوے کو بلا دلیل نہین چہوڑا عقلی دعوے کو عقلی دلایل سے اور نقلی کو کتب معتبرہ کی عبارات کی نقل کرنیسے مدلل کیا ؛

مگر اڈیٹر صاحب مشیر قیصر کی کلام مین ہمنے ہر چند دلیل کو ڈہونڈا اگر پتہ نہ ملا۔ شاید اڈیٹر صاحب یہہ عذر فرماوینگے کہ ہم عالم مناظر نہین ہین ہم اڈیٹر ہین ملکی امور پر رائے دینا ہمارا کام ہے ہمنے اپنے فہم کے موافق رائے دیدی۔ عقلی و نقلی دلایل سے عالمونکو سروکار ہوگا تو باادب یہہ عرض کیا جاویگا کہ اسصورت مین دخل در معقولات کی آپکو ضرورت ہی کیا تہی اور مسایل کی بحث مین مداخلت کب جایز تہے باینہمہ آپنے دخل دیا اور یہہ غضب کیا کہ محض خیالی اور غلط باتونکو صحیح مانکر او سپر رائے زنی فرمائے تو اب کہئے کہ وہ حق اور مدلل تقریر کے روبرو کیا وقعت حاصل کریگی۔ ہمنے تعصب و رورعایت کو طاق مین رکہکر اس تمام مناظرہ پر نظر [illegible] کو بیطرفہ خیال کرین وہ انصاف سے تمام تحریرات کا ملاحظہ کرین یا ہماری محاکمہ (جو مفصل ہر ایک امر متنازعہ فیہ پر آیندہ کیا جاویگا انشاء اللہ تعالے) کو پڑہین تو ضرور اونکو یہہ ہی کہنا پڑیگا جو ہمنے لکہا ہے ؛

اگر اڈیٹر صاحب اخبار مشیر قیصر ہماری اس فیصلہ پر ناراض ہون تو ہماری غلطے پر ہمکو مطلع کرین ہم تسلیم کر لینگے۔ لیکن یہہ عرض ہے کہ ہمکو اون کلمات اور الفاظ سے معاف رکہین جو مولوی صاحب یا نواب صاحب بہوپال کے شان مین استعمال کیے تہے اور نہ اکابر دین یا کسی مذہب کی توہین کرین۔

امر اول متنازعہ فیہ

اڈیٹر صاحب اخبار مشیر قیصر مولوی محمد حسین صاحب لاہوری کو وہابی۔ لامذہب غیر مقلد فرماتے ہین اور مولوی صاحب ان القاب سے انکار کرتے ہین اور اونکو اپنی حق تلفی

گالی سے کم خیال نہیں فرماتے۔ اڈیٹر صاحب نے اپنے اس دعوی پر حسب عادت کوئے
دلیل پیش نہیں فرمائی۔ ہان اپنے اخبار نمبر ۲ مورخہ ۸ جنوری ۱۸۸۴ء مین یہہ ضرور
ارقام فرمایا ہے آپکے فرقہ کے یہہ نام یعنی وہابی لامذہب تو تمام عالم (شاید عالم سے مراد
مقلدین ہونگی ورنہ واقع کے خلاف ہوگا) مین مشہور ہین ہماری راے مین اڈیٹر صاحب کے
یہہ تحریر خلاف تہذیب اور سینہ زوری پر دلالت کرتے ہے۔ اگر مخالفین کسی فرقہ کو برے لقب
شہرت دین تو کیا فی الحقیقت مہذبین کے نزدیک بھی وہ اسی برے لقب سے پکاری جاینگے
اور اونکے انکار پر کچھ خیال نہوگا بلکہ مہذبین و منصفین ہرملت و مذہب کے اوسی لقب سے
خطاب کرتے ہین جس لقب کو ہر فرقہ اپنے واسطے تجویز کرے۔ اگر یہہ نہو تو ہر فرقہ بری ہی لقب کا
مستحق ہو جائے گا کیونکہ ہر فرقہ نے اپنے مخالف فرقہ کا برا نام تجویز کر رکھا ہے۔ شیعہ نے اہل
سنت جماعت کو دشمن اہل بیت مشہور کیا ہے اور اہلسنت جماعت نے اونکو رافضی اسیطرح
سنیون کو اہل اسلام نے [illegible] مشہور کیا ہے اور [illegible] اہل اسلام [illegible]
وغیرہ۔ پس اگر ایک فرقہ کی تجویز القاب کو مخالف فرقہ کے حق مین صواب اور قابل خطاب
تصور کیا جاوے تو دنیا مین تمام فرقے و مذاہب بری ہی القاب کے مستحق ٹھہرینگے شائستگی
و تہذیب جہان سے اوٹھ جاویگے اسی لئے اڈیٹر صاحب کے یہہ سینہ زوری قابل لحاظ ہے
البتہ ایک دلیل مولوی وکیل احمد صاحب سکندرپوری نے فرقہ اہلحدیث کے وہابی ہونے
پر بمقابلہ مولوی ابوسعید صاحب فاضل لاہور کے اخبار شیر قیصر مطبوعہ یکم اپریل ۱۸۸۴ء مین
زیب قلم فرمائی ہے وہ یہہ ہے کہ مولوی بشیر الدین صاحب مرحوم نے اپنے
کتاب مین محمد بن عبد الوہاب کی تعریف کی ہے اس لئے ضرور تمام اہل حدیث وہابی کہلاینگے
اسمین مولوی صاحب نے دو دعوے کئے ہین ایک یہہ کہ جو مولوی کسی مولوی کی تعریف کرتا ہے
وہ تعریف کرنے کی وجہ سے اسی کا مقلد ہو جاتا ہے دوم اوس تعریف کرنیوالے مولوی کے
تعریف کرنیسے اوسکی دوسرے تمام ہم مذہب بھی اوسی کے مقلد بن جاتے ہین۔ ہمنے

یہہ بات مولوی وکیل احمد صاحب کے آجتک کسی سے ہمنین سنی اور نہ کسی کتاب
مین دیکھی جو لوگ مولوی کہلاتے ہین اونکے شان سے ایسی باتین بہت بعید ہین
اوڈیٹر صاحب لکہتے تو کچھ دور نہ تھا پھر بہی ہمنے بہت غور کیا اور ہرچند چاہا کہ مولوی صاحب
کی دلیل کو اونچ پہنچا کر اونکے دعوے کے قرین کردین اور اس دلیل سے اہل حدیث کو لقب
وہابی کا مستحق بنادین مگر ہمارے ایمان اور انصاف نے ہمسے یہہ ہی کہلایا کہ ایمان ہے
تو جہان ہے ہرگز دایرہ انصاف کے باہر قدم مت رکھو اور صاف کہدو کہ تمام علمار کا
یہی کام ہے کہ اگلے علمار کی علم وفضل زہد وتقوے کی اوصاف اپنی تصانیف مین لکہا کرتے
ہین حنفی شافعی کی اور شافعی حنفی کی لکہتے ہین مگر کوئی اپنے ممدوح کا مقلد نہین ہوجاتا
اور نہ اوسکی خطا وچوک کا قائل ٹھہرایا جاتا ہے اسی محمد بن عبدالوہاب کی تعریف مین
امام محمد شارح جامع صغیر نے ایک قصیدہ لکہا ہے جسکا مطلع یہہ ہے چنانچہ صواعق الٰہیہ
کے صفحہ ۹ مین لکہا ہے ۔ سلام علے نجد ومن حل فی نجد [illegible]
ابو محمد بن حزم ظاہری [illegible] مقلدون کے حق مین فرماتے ہین ۔ واہرب
عن التقلید فہو ضلالة ۔ ان المقلد فی سبیل الہالک ۔ یعنے بہاگ تقلید سے کہ وہ گمراہی ہے
مقلد ہلاکی مین ہے اور اجماع وقیاس کو دلیل شرعی نہین مانتے ہین اوکی شیخ عبدالحق
دہلوی باوجود حنفے مقلد ہونیکی تحصیل التعرف مین صفوة المحدثین وغیرہ الفاظ سے تعریف
کرتے ہین اور شافعیونسے امام غزالی رحمة اللہ علیہ وسلطان العلماء عزالدین بن
عبدالسلام نے ابو محمد بن حزم کی تعریف لکہی ۔ اور امام ابن تیمیہ رحمة اللہ علیہ کی تعریف
بدرالدین عینے حنفی نے اپنی تاریخ مین کی ہے اور ملا علی قاری حنفی نے ابن تیمیہ
و ابن قیم کی تعریفین اپنے رسالہ الغذیہ مین کین پس اگر مولوی صاحب کا دعوے صحیح
مانا جاوے اور مداح ممدوح کا مقلد ہوجایا کرے تو امام محمد کو وہابی اور شیخ عبدالحق حنفی ظاہری
(جس سے تمام حنفی شیخ عبدالحق صاحب کی ظاہری ہونیسے ظاہری ہوگئی) اور امام غزالی

و عبد السلام کو ظاہری (جس سے تمام شافعی ظاہری ہو گئے) اور عینی حنفی و ملا علی قاری حنفی کو ابن تیمیہ کا مقلد کہنا لازم آوے گا جس سے تمام حنفیون کے حنفیت بھی نہیں رہ سکتے ہے۔ اور ہر شخص کو اختیار ہو جائے گا کہ جسکو چاہا جسکا مقلد بنا دیا اور اگر کسی نے اعتراض کیا تو مولوی وکیل احمد صاحب کا کلیہ اسی اخبار مشیر قیصر میں سے نکالکر بتلا دیا اسلئے مولوی وکیل احمد صاحب کا یہہ کلیہ اکہ مداح اپنے ممدوح کا مقلد ہو جاتا ہے بلکہ مداح سکے ہم مذہب بھی او نیکی سنگی کہلاتے صحیح نہین ہے ۔

مولوی بشیر الدین صاحب مرحوم تو حنفی تھے وہ وہابی کیونکر ہو سکتے ہین اونہون نے کہین پر اپنے تئین وہابی نہین لکہا محمد بن عبد الوہاب مین جو واقعی اوصاف تھے اونکو مولوی بشیر الدین صاحب مرحوم یا اور کوئی ایماندار منصف کب چھپا سکتا ہے کسی سے اوصاف چھپا [illegible] محمد بن عبد الوہاب [illegible] اجتہادے (جو تمام علما و مجتہدین سے ہوا کرتی ہین) کی نہ مولوی بشیر الدین مرحوم قایل ہین اور نہ کوئی دوسرا اہل حق قایل ہے۔ چنانچہ نواب سید مولوی صدیق حسین خان صاحب والی ریاست بھوپال و مولوی محمد حسین صاحب فاضل لاہوری نے محمد بن عبد الوہاب کی اس قسم کی خطا و غلطے سے اپنے مختلف تحریرات مین بیزار ہے ظاہر فرمایا ہے۔ جیسا کہ امام ابو حنیفہ رح و دیگر مجتہدین کے خطاء اجتہادی سے بھی محققین اپنی بیزاری وقتاً فوقتاً ظاہر فرمایا کرتے ہین۔

اہل حدیث جبکہ ائمہ اربعہ سے کسی خاص امام کی تقلید کو اپنی اوپر واجب نہین جانتے اور نہ حدیث کے برخلاف ہر ایک کے قول کو رد کر دیتے ہین وہ محمد بن عبد الوہاب کے مقلد کیونکر ہو سکتے ہین۔ ہماری رائے مین ان لوگو نکو اہل حدیث ہی لکہا جاوے اور اگر کوئی انکا اعتقاد حدیث کے خلاف پایا جاوے تو آیۃ حدیث ہی سے انپر الزام قایم کیا جاوے

مولوی ابو سعید صاحب فاضل لاہوری کا مطلق انکار لقب وہابی سے اوسوقت تک

قابل تسلیم ہے جبتک کہ اوڈیٹر صاحب یا اونکے حامی مولوی وکیل احمد صاحب اپنے دعوے کو بدلایل نہ ثابت کرین فاضل ممدوح کو اب دوسرے دلیل لانیکی کوئی ضرورت نہین ہے لیکن ہم پھر بہے دیکہتے ہین کہ فاضل لاہوری نے اشاعۃ السنۃ نمبر ۸ - جلد ۴ بابت ماہ اگست ۱۸۸۱ء سے اپنے مضمون (ہندوستان کے اہل حدیث وہابی نہین ہین) مین اپنے دعوے پر بہت سی دلایل لکہے ہین یہہ مضمون بڑا طویل پر زور لکہا گیا ہے جو جلد ۴ کے اخیر مین ختم ہوا ہے - اور نواب صاحب بہوپال نے ترجمان وہابیہ و دیگر اپنے تصانیف مین ثابت کیا ہے کہ ہندوستان کے اہل حدیث وہابی نہین ہین - اوڈیٹر صاحب اخبار مشیر قیصر یا مولوی صاحب کو ان حضرات کے دلایل سے تعرض کرنا اور بخوبی اونکے جوابات دینا چاہیے تھا مگر ابہی تک اونکی جواب دہی سے یہہ حضرات قاصر ہین -

اہل حدیث اور مقلدین حنفیہ کی نسبت ایک متوسط العقیدہ سنت جماعت کو کیا اعتقاد رکہنا چاہئے اعتقاد سنت جماعت متوسط العقیدہ [illegible]
[illegible] اہل سنت کو رکہنا چاہئے جو اعتقاد فریقین کے علمار منصفین کا ہے جسکو بلا تعصب نہایت ایمانداری اور راستبازی سے روبرو کمشنر صاحب دہلی کی فریقین کے علمار نے بطور معاہدہ اپنا عقیدہ تحریر فرمایا اور اپنے اپنے مہرین ثبت کین جسکا خلاصہ یہہ ہے کہ دونون فریق سنت جماعت ہین ایکدوسرے کے مسجد مین ایکدوسرے کے پیچہے نماز جائز ہے اور فروعات مین ایسا اختلاف ہے جیسا کہ آیمہ اربعہ مین تہا نقل معاہدہ اخبار مشیر قیصر اور اشاعۃ السنۃ مین طبع ہوچکی ہے - پس تمام سنت جماعت کو چاہئے کہ اپنا عقیدہ اپنے علمار کے عقیدہ سے ملا دین اور خدا سے ڈرین غصہ اور تعصب کی وجہ سے اپنے علمار سے نہ پہر جاوین ورنہ خدا کے روبرو کچھ جواب نہ بن پڑے گا - ایکدوسرے کو بجز سنت جماعت کے یا جسنے جو اپنے واسطے تجویز کیا ہو (جیسے مقلد حنفی اہل حدیث محمدی وغیرہ) دوسرے بُری القاب اپنے طرف سے تراش کر نہ رکہین اور اللہ تعالے کی اس آیتہ کو پڑہ کر باز آوین یہہ آیت

سورہ حجرات مین ہے ولاتنابزوا بالالقاب یعنی اور نام نہ ڈالو چڑانے کو ایکدوسرے کے (موضح القرآن) مولوی عبدالقادر صاحب مرحوم فایدہ مین لکھتے ہین۔ جہان کسی پر برا نام ڈالا پھر تو اپنا نام پڑگیا فاسق آگے تھا مومن اوسپر عیب لگا یا نہ لگا۔

متعصبین ہردو فریق کا عجیب چال ہے

دونو فریق کے متعصبین ایکدوسرے فریق کے نام اپنے ذہن سے ایسے تراش کر خطاب کرتے ہین کہ جنسے اونکو دکھ اور رنج پہونچے مثلاً مقلدین متعصبین اہل حدیث کو وہابی لامذہب غیر مقلد وغیرہ اور یہہ مقلدین کو مشرک بدعتی لہابی ابابی وغیرہ کہتے ہین اور لکھتے ہین مسلمانون خصوصاً مصلحان قوم ترقی خواہان اسلام کو ایسے چال چلنی سے احتراز چاہیے ورنہ قوم کی تنزلی جیسے کچھ کہ ہے اس سے سی جہار چند ظہور مین آویگی۔ مولوی وکیل احمد صاحب و اوڈیٹر صاحب شیر قیصر کو متعصبین کے طرف سے ہرگز خیال نکرنا چاہیے اپنی تہذیب و شائستگی [illegible] چاہیے [illegible] فریق ثانی نے جیسے آپ کا ہی سا طریقہ اختیار کیا تو وہی برے القاب آپ کو بھی لگینگی جس سے آپ کو دونا رنج رہیگا اور اوسمین بہی خلل پڑےگا۔ اگرچہ مولوی ابوسعید صاحب لاہوری کی تہذیب و تحمل سے ہمکو کامل یقین ہے کہ وہ ایسے کبھی انتقام نہ لینگے مگر آپ کو اسکا خیال چاہیئے۔

امر دوم متنازعہ فیہ

اڈیٹر صاحب اخبار شیر قیصر کا یہہ دعوی ہے کہ فاضل صاحب لاہوری نے مولوی وکیل احمد صاحب سے تقریری مناظرہ کرنے مین گریز و انکار کیا چنانچہ اپنے اخبار نمبر ۲ مطبوعہ ۸ جنوری ۱۸۹۴ء مین فرماتے ہین۔ مولوی وکیل احمد صاحب نے لکھا کہ حضرت پورا حق شاگردی ادا کرنا تو یہہ تھا

کہ آپ (فاضل صاحب لاہوری) بمبئی مین آکر ہل من مبارز پکارتے اور اب بھی تشریف لائیے ہمین میدان ہمین گوئے اسپر آپ (فاضل صاحب لاہوری) فرماتے ہین کہ ہمسے تقریری مناظرہ نہین ہوسکتا یہہ تو صورت مجادلہ کی ہے ''

ادہر فاضل ممدوح کا یہہ خیال ہے کہ ہمنے مولوی وکیل احمد صاحب کو شکست فاش دیکر ساکت کر دیا چنانچہ اسی نمبر کے اخبار مشیر قیصر اور نمبر ۹ جلد ۱۶ اشاعۃ السنۃ مین یہہ جواب فاضل ممدوح کا چھپا ہے جس سے یہہ مفہوم ہوا - اب ہم مختصر کیفیت اس مناظرہ کی لکھتے ہین تا کہ ہر شخص اپنی رائے دے سکے بعدہ ہم اپنی رائے ظاہر کرینگے انشاء اللہ تعالے -

مختصر کیفیت مناظرہ

مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی بقصد زیارت بیت اللہ شریف لائے بمبئی ہوئے تو وہان بعض علماء نے ایک تحریر (جسمین مولانا ممدوح کو ایسے گندے مسائل کا قائل ٹھہرایا تھا جنکا اسلام مین کوئی بھی قائل نہوگا) مولانا ممدوح کے روبرو پیش کی اور خواستگار مناظرہ ہوئے مولانا ممدوح نے جواب دیا کہ ہمارے ایسے عقائد نہین ہین بلکہ ایسے گندے عقائد والون کو ہم برا جانتے ہین'' یہہ کیفیت خود اس اشتہار سے واضح ہے جو علمائے بمبئی نے اخبار مین طبع کرایا اور ۲۵ ستمبر ۱۸۸۳ع کے مشیر قیصر مین بھی چھپا ہے اسپر فاضل ممدوح نے ایک مضمون بعنوان ترقی معکوس لکھکر اخبار مشیر قیصر مطبوعہ ۱۶- اکتوبر ۱۸۸۳ع اور اشاعۃ السنۃ نمبر ۲ جلد ۶ مین مشتہر کرایا - یہہ مضمون نہایت پر اثر با نصیحت ہے جسمین کسی منصف کو جائے انکار نہین ہے - کسی ملت و مذہب کے مخالف نہین ہے اسمین مسلمانون کو آپسکے اتفاق کی نصیحت کی گئی ہے

کہ سب ملک اسلام کو ترقی دین مسلمانون کی تعداد بڑہائین ایکدوسرے کو ذرہ ذرہ سی بات مین اسلام سے خارج نکرین اسکی جسقدر تعریف و قدر کیجاوے بجا ہے ۔ چنانچہ اڈیٹر صاحب اخبار مشیر قیصر نے اس مضمون کو تسلیم کیا اور نہایت قدر دانی سے اسکو اپنے اخبار مین طبع کر کے علماے بمبی پر سخت ریمارک دے کی اونکو سفاہت کا مرتکب ٹہرایا اور علمار بمبی کی تحریر کو الفاظ ذیل سے یاد کیا لغو خرافات خلاف تہذیب بے دلیل وغیرہ ۔

مگر مولوی وکیل احمد صاحب نے ۰ دسمبر ۱۸۸۸ء کے مشیر قیصر مین بجاے اس مضمون کے تائید اور قدر کرنیکے اولٹا فاضل ممدوح اور اکابر علما (مولانا اسمعیل شہید مرحوم وغیرہ) کو ترقی معکوس کا مرتکب بنایا اور علماے بمبی کی حمایت مین اہل حدیث کو قایل مسایل خبیثہ کا ٹہرایا اور فاضل ممدوح کو مخاطب کر کے فرمایا کہ "[illegible] صاحب لاہوری بمبی کی طرف لیجاتے اور اہل من مبارز فرماتے اب بہی حوصلہ ہو تو تشریف لاوین" اسپر فاضل ممدوح نے مشیر قیصر مطبوعہ ۰ جنوری ۱۸۸۹ء اور اشاعۃ السنۃ نمبر ۹ جلد ۱۰ مین یہہ جواب تحریر فرمایا کہ "آپ خود میدان مناظرہ مین صف آرا ہوچکے ہین اخبار مشیر قیصر کے ذریعہ سے بحث کرین ہمین میدان ہمین گو مگر شور و شغب سے بچنے کے لئے ایک ایک مسئلہ کو طے کرلین اور پہلے سوال ہفتم علمار بمبی کہ کُتے کا گوہ اور موت پاک ہے کسی چہوٹے بڑے نئے پُرانی معتبر نامعتبر (دیکہیے ہم آپکو کیسی وسعت دیتے ہین) کتاب اہل حدیث سے بہ حوالہ دین اس سوال کو طے کرنیکے پہلے آپ اور سوال کا ثبوت پیش کرینگے تو ہم اسکو بیجا الجہاؤ سمجہکر اسکا جواب نہ دینگے ۔

مولوی وکیل احمد صاحب نے فاضل ممدوح کے مطالبہ پر سوال ہفتم علمار بمبی کے ثبوت مین اتبک قلم نہ اوٹہایا بالکل سکوت فرمایا اگرچہ اُنہون نے اس مطالبہ

مین تحریرات طول وطویل کین مگر جسکا ثبوت اونکے ذمہ ہے اوس سے ہنوز عاجز و قاصر ہین ۔ **پس صورت مناظرہ کی یہہ ہے** کہ سوالات علماء بمبی بعرض بحث ہین جنکا ثبوت مولوی وکیل احمد صاحب کے ذمہ ہے اگر ثبوت پہونچا یا تو فاضل ممدوح کے شکست ہے ورنہ بالعکس تصور کرنا چاہئیے ۔

اس کیفیت مناظرہ سے امور مندرجہ ذیل ثابت ہوئے

(۱) بشہادت اڈیٹر صاحب مشیر قیصر علماء بمبی کا بلا وجہ ناحق پر خلاف تہذیب مناظرہ کو مستعد ہو جانا ۔

(۲) مولوی وکیل احمد صاحب کا مضمون **ترقی معکوس** کی مخالفت کرنے سے اصلاح بین المسلمین کا مخالف ہونا اور تنازعہ و فساد و نفاق کا حامی ہونا ۔

(۳) فاضل ممدوح کے مطالبہ [illegible] سے نہو سکا جس سے بڑی فاش شکست مولوی وکیل احمد صاحب و علمائے بمبی کی ہوئی کہ مولوی صاحب موصوف کے تمام انصار و معاونین بہی دریائے حیرت مین غرق ہوئے اور ہمیشہ تک اس کی جوابدہی کے فکر مین رہینگے ۔

(۴) اڈیٹر صاحب مشیر قیصر کا دعوی کہ فاضل ممدوح نے مناظرہ سے گریز کی ہو مولوی وکیل احمد صاحب کی شکست پانے سے اولٹا ثابت ہوا ۔

(۵) مولوی وکیل احمد صاحب کی دیگر تحریرات اس معاملہ مین بسبب نہ ثبوت کرنے سوال ہفتم علمائے بمبی کے محض فضول ٹہرین ۔

مولوی وکیل احمد صاحب کو دوسری شکست ملنا

جب مولوی وکیل احمد صاحب سوال ہفتم علمائے بمبی لگتے گے گوہ موت کی پاکی

کی نشان وہی سے حسب مطالبہ فاضل ممدوح عاجز و ساکت ہوئے تو اب اس
دعوی ہی سے دست بردار ہوئے اور یہہ بات بنائی چنانچہ مشیر قیصر مطبوعہ
یکم اپریل ۱۸۸۳ء سے ہم اوسکا خلاصہ درج ذیل کرتے ہین ”ہمپر اور علماے
بمبی پر ان سوالات مشعرہ علماء بمبی کی نشاندہی لازم نہین کیونکہ علماء بمبی نے
بعض معتقدین مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب کو ان مسائل خبثیہ کا قائل دیکھکر
مولانا ممدوح سے شبہہ رفع کرنے کو دریافت کیا جب مولانا ممدوح نے ان عقاید
سے انکار کیا تو ہم اونکو بری سمجھتے ہین ہم اثبات کے مدعی نہین ہین کہ اہل
حدیث مسایل خبثیہ کے قایل ہین پہر ہم پر نشاندہی ان مسایل کی کب لازم ہے“
اس بیان مولوی وکیل احمد صاحب سے ظاہر ہے کہ یہہ صورت سوال کی تہی نہ کوئی
مناظرہ تھا نہ یہان [illegible] ہم سمجھتے ہین کہ یہہ بیان مولوی
صاحب موصوف کا اوسوقت صحیح سمجہا جاتا جبکہ مولوی صاحب موصوف قبل
مطالبہ فاضل ممدوح خود اسکو مناظرہ نہ جانتے اور فاضل ممدوح کو یہہ کہکر ”حق
شاگردی الخ“ میدان مناظرہ مین نہ بلاتے اور علماء بمبی اخبارون مین مولانا
سید محمد نذیر حسین صاحب کا ساکت ہوجانا اور ہار جانا وغیرہ نہ مشتہر کراتے
اور جبکہ پیشتر مطالبہ فاضل ممدوح کے خود مولوی وکیل احمد صاحب نے مولانا ممدوح کو
ساکت تصور کرکے مولانا ممدوح کی طرف سے فاضل لاہوری سے میدان مناظرہ
مین آنے کی درخواست کی تو اب یہہ بات بنانا اور اپنے سابق قول سے پہر جانا مولوی
وکیل احمد صاحب کو مناسب نہین ہے -
اور پیشتر اسکے مولوی وکیل احمد صاحب نے اخبار مشیر قیصر مطبوعہ ۱۸ دسمبر ۱۸۸۲ء
مین علماء بمبی کی طرف سے (ان مسائل کے پتہ نہ بتلانے مین) یہہ عذر فرمایا تہا
اگر مولانا محمد نذیر حسین صاحب مناظرہ مین ثابت قدم رہتے تو علماء بمبی پتہ و

نشان تبلا دیتے پہلے سے تبلا دینا خلاف تہذیب تھا" تعجب ہے کہ مولویصاحب اپنی پہلی بات کو بہت جلد بھول جاتے ہین یا حسب موقع و مصلحت وقت جسکا لکھنا مناسب سمجھتے ہین لکھدیتے ہین **خیر اب** اگر اہل حدیث کے دامن کو مسائل خبثیہ مستفسرہ علماء ربہی سے بے لوث خیال فرمانے لگے تو یہہ **مولوی صاحب موصوف کی دوسری شکست ہے** کیونکہ اسی مقصد کے واسطے فاضل ممدوح نے اپنی تحریرات مین زور مارا ہے کہ اہل حدیث ان مسائل خبثیہ سے پاک ہین وہ خود آپنے تسلیم کرلیا اور معترف ہوئے اب کچھ جھگڑا و تنازعہ باقی نہین رہا۔ ہم اس مولوی صاحب کے اعتراف کو غنیمت اور قابل تحسین و آفرین خیال کرتے ہین بلکہ ہم یہہ بھی آرزو رکھتے ہین کہ مولوی صاحب اپنے دیگر ہم مذہبون کو بھی سمجھا وین اور اس سچی بات کا معتقد بنا وین خصوصاً [illegible] مولانا سید [illegible] صاحب [illegible] ثابت کر دیا ونیز ان مجہول الاسم عالم و محدث کو جنہون نے مشیر قیصر مطبوعہ ۲۰ نومبر ۱۸۹۳ء مین بزعم خود ان مسائل کو اہل حدیث کی کتابون مین نکالدیا اور اڈیٹر صاحب مشیر قیصر کو جنہون نے نہائت اعتقاد سے مجہول الاسم صاحب کی تحریر کو طبع فرمایا اور انکو عالم اور بہت بڑے محدث کا خطاب دیا۔

مولوی وکیل احمد صاحب نے اہل حدیث کو مسائل خبثیہ سے بری فرمایا یہہ بہت صحیح ہے علماء ربہی نے اہل حدیث کو ان مسائل کا قائل نہ دیکھا ہوگا کیونکہ معتقدین مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب کے اہل حدیث ہین احادیث مین ان مسائل کا پتہ نہین ہے شائد کسی خاص مذہب کے مقلدون کو دیکھا ہوگا اور مصلحتاً ایسا شبہ اہل حدیث کی طرف سے پڑ گیا ہو۔

اوس فقرہ فاضل صاحب لاہوری کا ذکر جس سے اڈیٹر صاحب

* پچ ہے دروغ گو را حافظہ نباشد ۱۲ محشی

شیر قیصر نے اونکا مناظرہ سے گریز کرنا استنباط کیا ہے

وہ فقرہ یہہ ہے جو ۸ جنوری ۱۸۸۴ء کے اخبار شیر قیصر مین موجود ہے۔ "مین آجکل کے اکثر تقریری مناظرات (جنمین مناظرہ علمار بہی داخل ہے) کو مجادلات سمجھتا ہون اور انمین صرف اپنے یا اپنے شیخ مسند الوقت کی شمولیت کو بلکہ بہی اخوان مسلمین معترضین عن اللغو کے اقدام و شمول کو حنث عظیم خیال کرتا ہون اسکی دلیل و تفصیل آپ دریافت کرنا چاہین تو اشاعۃ السنۃ نمبر ۲ جلد ۴ کو ملاحظہ فرماوین" یہہ بیان فاضل ممدوح کا ایسا بدیہ اور ظاہر ہے کہ اس مین کسی کو کلام نہین ہے جسنے اپنی تمام عمر مین اس زمانہ کی ایک بہی تقریری مناظرہ کو دیکھا ہو گا وہ ضرور اسکی تصدیق کریگا اس تقریری مناظرہ کی برائی پر [illegible] تو کیس [illegible] [illegible] سب [illegible] ہین۔ مگر کوئی ایسا مناظرہ ہوتا ہو گا جس مین مار پیٹ گالی گلوچ لعن طعن بزرگون کی توہین نہوئی ہوگی۔ ایسے مفسدانہ مناظرونکو فاضل ممدوح کیا کوئی بہی مہذب پسند نکریگا ہمنے ایسے تقریری مناظرہ کا جواز کہین نہین دیکھا ایک بہی عالم نے اسکو جائز نہین رکھا۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے احیار العلوم مین مناظرون کی بہت کچھ برائی بیان فرمائی ہے پس فتنہ و شر کے مناظرہ کو برا کہنے سے مطلق تقریری مناظرہ کی ممانعت نہ سمجہنا چاہئے جیسا کہ ایک مجہول الاسم دہلوی نے اخبار شیر قیصر مطبوعہ ۱۵ جنوری ۱۸۸۴ء مین فاضل ممدوح کو مطلق تقریری مناظرہ کا منکر ٹہرا کر بدعتی لکہا اور مطلق تقریری مناظرہ کا ثبوت پیش کیا مگر شر و فساد کے مناظرہ کو ثابت نہین کیا اور تحریری مناظرہ کا عدم جواز بہی کہین سے نہ نکالا تاکہ اپنے دعوے مین ٹہیک اترتے اور اڈیٹر صاحب نے اس خلاف تہذیب مضمون کو نہایت خوش ہوکر اپنے مہذب اخبار مین طبع فرمایا۔ مگر تعجب

ہے کہ ان حضرات سے کسی نے بہی فاضل ممدوح کے فقرہ کو بخوبی نہ دیکہا کہ اس مین تو اِس زمانہ کے اکثر اون مناظرون کو بُرا کہا ہے جو فساد سے خالی نہین ہین - مگر کمتر جو فساد سے خالی ہون اون کو کہان برا کہا - اور یہہ بہی خیال نفرمایا کہ فاضل ممدوح نے خود بارہا تقریری مناظرہ کیا ضمیمہ اخبار سفیر ہند مین آپکی گئے مناظرہ مولوی حبیب اللہ صاحب کے ساتھ چہپی ہوئی ہمنے دیکہی ہے اور نہ فاضل ممدوح کی اون شروط پر غور فرمایا جنکی پابندی سے باب فتنہ و فساد کا بند ہوتا ہے ان شروط کا ذکر اشاعۃ السنہ نمبر ۶ جلد ۴ مین بہی ہے جسکا حوالہ اِسی مضمون مین دیا گیا - اور ان بدعتی کے لقب دینے والے اور اِسپر راضی ہونے والون نے یہہ بہی نہین خیال کیا کہ ہم فاضل ممدوح کو فسادی مناظرون کے بُرا کہنے پر اگر بدعتی کہینگے تو تمام علماء اسلام خصوصاً امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ کا بہی بدعتی ہونا لازم آویگا ہم ایسے حنفی ہین جو اگلے پچہلے علما کو غصہ و ناسمجہی سے [illegible] کرتے ہین خدا رحم کرے - ہم ان حضرات سے برادرانہ التماس کرتے ہین کہ ایسا اندہیر نہ مچاوین ایسے مقام پر تو کبہی کبہی تہذیب و انصاف سے کام لیا کرین ✣

ایڈیٹر صاحب شیر قیصر اور مولوی وکیل احمد صاحب نے تو اور بہی غضب کیا کہ اِس زمانہ کے مفسدانہ تقریری مناظرون کو مجادلہ کہنے سے فاضل ممدوح کو مناظرہ سے گریز کیا ہوا خیال کرلیا -

سبحان اللہ جب مدعیانِ تہذیب کا یہہ انصاف و فہم و استدلال ہے تو دوسرے لوگون (جیسے علماء بمبی جنکے خلاف تہذیب ہونے کا خود ایڈیٹر صاحب شیر قیصر کو اقرار ہے) کا کیا حال ہے ✣

علماء بمبی کا خلاف تہذیبی کے سبب سے (جنکے خود ایڈیٹر صاحب

معترف ہین) اور اونکے اشتہار کے بے تہذیبی کی وجہ سے مناظرہ کے قابل
ہونا بخوبی ثابت ہوچکا ہے ۔

مولوی وکیل احمد صاحب کا خلاف داب مناظرہ کے سبب سے لایق مناظرہ ہونا

ہمکو تحریرات مولوی وکیل احمد صاحب کے دیکھنے سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ
مولوی صاحب موصوف تقریری مناظرہ کو کبھی نیک نیتی سے تہذیب سو انصاف
سے انجام نہین ہونچا سکتے ہین جن افعال خلاف داب مناظرہ کے ارتکاب
سے علماء بمبئی کا قابل مناظرہ ہونا ثابت ہوا اوس سے زیادہ مولوی صاحب
موصوف کی تحریر مین پایا جاتا ہے جس سے بدرجہ اولی انکا قابل مناظرہ ہونا
سمجھا جاتا ہے ہم اونکا بیان مختصر اگرتے ہین ناظرین توجہ فرماوین ۔

مولوی وکیل احمد صاحب کا [illegible] مخاطبین اور علمای کی نسبت [illegible] ناشایستہ کلما کا استعمال کرنا

(۱) مولوی وکیل احمد صاحب فاضل محمد حسین صاحب لاہوری اور اونکے ہم
مذہبون کو باوجود اونکے منع کرنیکے بار بار وہابی و لامذہب وغیرہ کلمات لکھتے
ہین اور اسی پر اصرار فرماتے ہین ۔

(۲) مولوی اسمعیل شہید مرحوم (جنکے بجز چند قبر کے مجاورون کے تمام ہندوستان
کے سنت جماعت معتقد ہین) اور دیگر علماء اہل حدیث پہ نہایت بے ادبی
اور خلاف تہذیبی سے منہ آتے ہین جس سے اونکے لاکھون معتقدین کی دلشکنی
ہوتی ہے ۔

مولوی وکیل احمد صاحب کی غلط بیانی

(۳) مولوی بشیر الدین مرحوم کو نواب صاحب بہوپال کا استاد لکھتے ہین چنانچہ یکم اپریل ۱۸۸۹ع

کے اخبار شیر قیصر مین لکھا ہے حالانکہ یہہ بالکل غلط ہے مولوی صاحب کو اسکا ثبوت دینا بہت ضرور ہے ۔

(۴) مولوی کرامت علی صاحب جونپوری کو فاضل ممدوح کے گروہ کا نامی عالم فرماتے ہین ۔ حالانکہ خود بھی اطمینان القلوب سے اونکی عبارت (جسمین گروہ اہل حدیث کی ہے) شیر قیصر مین منقل کرتے ہین ۔ جس سے پڑہنے والے خود جان سکتے ہین کہ مولوی کرامت علی صاحب اس گروہ کے سخت دشمن ہین ۔ علاوہ ازین ہمنے ثقات سے سُنا ہے کہ انکو حدیث اور عاملان حدیث سے اِسقدر دشمنی تھی کہ آمین بالجہر اور رفع یدین کرنے والون کو مسجد سے نکلوا دیتے تھے ۔

مولوی وکیل احمد صاحب کے انوکھے اعتراضات

(۵) مولوی اسمٰعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ نے ایضاح الحق مین اور مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب نے معیار الحق مین خلاف سنت عبادت کو بشہادت احادیث صحیحہ بدعت فرمایا ہے ۔ اور یہہ ایسا اتفاقی مسئلہ ہے کہ کسی نے اِسکا خلاف نہین کیا خلاف سنت عبادت کو کسی مجتہد محقق نے جائز نہین فرمایا اور حدیث بخاری و مسلم مین آیا ہے کہ تین شخصون نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات سے آپکی عبادت کا حال پوچھکر ایک نے اپنے اوپر ہمیشہ رات بہر کی نماز دوسرے نے ہمیشہ کا روزہ تیسرے نے نکاح کا نکرنا لازم کر لیا آنحضرت یہہ سُنکر اون پر غصہ ظاہر فرمایا اور قسم کہا کر کہا فمن رغب عن سنتی فلیس منی ۔ پس جبکہ رسول خدا صلعم نے نماز و روزہ (جو عمدہ ترین عبادات بحکم اللہ تعالےٰ فرض ہین) کو بطریق سنت نہ ادا کرنے پر ناراضی ظاہر فرمائی اور ترکیبن کو اپنے

گروہ سے خارج فرمایا ۔ تو والئے برحال اونکے جو اپنے ولیی یا پیر دن فقیرون کی ارشاد سے تراشتے اور اونکا اہتمام فرض سے بہی زیادہ کرتے ہین اور امید ثواب کی رکھتے ہین خدا اُن پر رحم کرے مگر افسوس ہے کہ مولوی وکیل احمد صاحب نے اِس اتفاقی مسئلہ پر بہی اعتراض جڑ دیا اور اِن بزرگوارون کو جیسا چاہا کہہ ڈالا اور یہہ خیال فرمایا کہ یہہ ہماری سخت کلامی اور درشت زبانی تمام علمار اسلام بلکہ خود پیغمبر علیہ التحیۃ والسلام تک پہونچتی ہے ۔ طرفہ یہہ کہ اون بزرگوارون کے دلائل سے کچہ تعرض نہین فرماتے آنکہ بند کرکے اعتراضات کرتے چلے جاتے ہین ۔

(۶) مولوی اسمٰعیل شہید مرحوم نے اپنی ایضاح الحق مین قرآن وحدیث سے بدعت کا بیان ایسا مشرح ومفصل کیا ہے کہ علمار محققین یہی فرماتے ہین کہ بدعت [illegible] ۔ اِسکا مصنف علاوہ مجتہد ہونے کے ہر علم مین کمال رکہتا تہا ۔

مولوی وکیل احمد صاحب نے اِس متبرک کتاب پر بہی اعتراض کیا اور فرمایا جسکا خلاصہ یہہ ہے ”شہید مرحوم نے جن باتون کو بدعت لکہا اون کی مرتکبین کو بدعتی کیون نہ لکہا یہہ عجب بات ہے کہ ایک شخص بدعت کرے مگر بدعتی نہ کہلایا جاوے“ مولوی وکیل احمد صاحب کے اِسمین دو دعوی ہین اوّل جن باتون کو مولوی اسمٰعیل مرحوم نے بدعت قرار دیا ہے وہ ایسی نہین ہین دوم کسی قسم اور کیسی ہی بدعت ہو اوسکا مرتکب ویسا ہی بدعتی کہلاتے گا جن بدعتی کی مذمت مین احادیث وارد ہوئی ہین ۔

دعوی اوّل کی نسبت تو یہی عرض ہے کہ مولوی وکیل احمد صاحب نے مولانا شہید مرحوم کے دلائل کا کچہ جواب نہین دیا جس سے تسلیم کرلینا پایا

جاتا ہے - اور نہ (اون بدعتون کو سنت مستحب ثابت کیا اور نہ اونکا قائل کسی مجتہد یا محقق کو بتلایا اسلیے قابل التفات نہین ہے -

دوسرے دعوی کے جواب مین ہم مولوی صاحب موصوف کو بتلائے دیتے ہین کہ علمائے مذہب حنفیہ نے مصافحہ بعد نماز عصر کو بدعت کہا ہے - اگر مولوی صاحب کے دونون دعوے صحیح مانے جاوین تو علماء حنفیہ اون اعتراضات وسخت کلامیون کے مستحق ٹھہرتے ہین جو مولوی وکیل احمد صاحب سے مولانا شہید مرحوم کی شان مین سرزد ہوئے ہین - اور اس مصافحہ کے مرتکب بقول مولوی صاحب موصوف سچے حقیقی بدعتی قرار پائے - اسی طرح امام محمد شاگرد امام ابو حنیفہ رح نے قنوت کو نماز فجر مین پڑھنا بدعت فرمایا ہے - پس بقول مولوی صاحب موصوف وہی اعتراضات امام محمد رح پر بھی وارد ہوئے - اور اکثر مجتہدین مثل شافعی رح اور بعض اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلکہ خود پیغمبر خدا صلعم [illegible] ہین کیونکہ یہ لوگ نماز فجر مین قنوت کو پڑھا کرتے تھے - سب سے بڑھکر ملا علی قاری حنفی (جنہون نے مرقات شرح مشکوٰۃ مین فرمایا ہے کہ جو فعل حضرت نے کیا ہے اوسکا کرنا سنت ہے اسی طرح جو فعل آپ نے نہین کیا اوسکا ترک سنت ہے اور اوسکا کرنا خلاف سنت اور جو خلاف سنت ہوئے وہی بدعت ہے) مولوی وکیل احمد صاحب کے اعتراضات کے محل ہین اور تمام افعال (جو غیر سنت ہین جیسے مولود و سوم و دہم چہلم عرس وغیرہ) کے مرتکبین حقیقی بدعتی ہوئے - ان افعال سے حنفیہ مین سے شاید کوئی بچا ہو لیکن مولوی صاحب موصوف تو بچ نہین سکتے کیونکہ عمل مولود کے مجوزین مین سے ہین پس ثابت ہوا کہ جن باتونکو مولوی اسمعیل شہید مرحوم نے بدعت کہا حقیقت مین وہ بدعت ہین

اور دوسرے علمائے نے بھی اونکو بدعت کہا ہے۔ اور جیساکہ مولوی اسمعیل
شہید مرحوم نے اونکے مرتکبین کو بدعتی نہین کہا ایسا ہی تمام محققین علمار نے
اونکو بدعتی نہین کہا۔ پس مولوی وکیل احمد صاحب کا اعتراض ایسا ہے جیساکہ اکثر
عوام (جو مذاق علمار سے اجنبی یا فیض صحبت علمار سے محروم ہین) کے
دلون مین خدشہ پڑجاتا ہے۔

ہم اس مسئلہ کی پوری تفصیل اس مقام پر اجنبی تصور کرکے ترک
کرتے ہین مگر ناظرین شائقین کو مضمون کفر و کافر مصنفہ فاضل محمد حسین
صاحب لاہوری کیطرف متوجہ کرتے ہین جو اشاعۃ السنۃ نمبر ۱ و ۱۰ جلد ۴ مین
طبع ہوا ہے جسکا خلاصہ کرکے ہمنے بھی اخبار مشیر قیصر مطبوعہ ۹ مئی ۱۸۸۲ء مین
چھپوایا ہے جسمین ثابت کیا گیا ہے کہ شارع نے بعض کفر کے مرتکبین کو کافر
نہین [illegible] احمد صاحب اس [illegible] کی طرف نہ رجوع کرین
تو وہ حدیث من ترک الصلوٰۃ متعمداً فقد کفر پر امام ابو حنیفہ رح کے
[illegible] کو دیکھین اور غور کرکے اپنے اعتراض کا جواب سمجھ لین کہ باوجود اس
[illegible] مین بے نماز کو کافر کہنے کے امام صاحب نے اسکو کافر نہین کہا۔
مولوی وکیل احمد صاحب اگر اس مقام کو سوچین تو پھر ایسے فضول اعتراضات
نکرین۔ جن اعتراضات سے خود امام ابو حنیفہ رح پر علاوہ اعتراضات کی
سخت زبانی و طعن وغیرہ رجوع کرتے ہین۔

اس ہمارے بیان سے ظاہر ہوا کہ مولوی وکیل احمد صاحب
تحریری مناظرہ مین جب یہہ شور و فساد بزرگون کی توہین علمار پر طعن و
تشنیع خلاف تہذیب کلمات کا استعمال کرتے ہین تو ان سے تقریری
مناظرہ کب جائز ہے۔ اگر مولوی وکیل احمد صاحب کو تقریری مناظرہ

کسی مسئلہ مین کرنا منظور ہو تو شروط نافع فساد (جو فاضل ممدوح نے ہمیشہ کے واسطے تجویز فرماکر اشاعۃ السنۃ نمبر ۶ جلد ۴ مین شایع کی ہین) کے پابند ہو جاوین ہم وعدہ کرتے ہین بلکہ متضمن ہوتے ہین کہ فاضل محمد حسین صاحب لاہوری ضرور مناظرہ کرینگے ۔ مگر ہم کو مولوی وکیل احمد صاحب کے منشاء تحریر سے یہہ ہرگز امید نہین ہے کہ وہ اُن شروط کی پابندی کرین ۔ اگر شروط مذکورہ بالا کی پابندی نکرین تو ضرور سمجھا جاوے گا کہ مولوی وکیل احمد صاحب کو احقاق حق منظور نہین ہے صرف بزرگان دین پر لعن وطعن کرنا اور وہابی لامذہب وغیرہ مثل تکیہ کلام و دیگر خلاف تہذیب کلمات کو لکھکر انتشار و شور کرنا منظور ہے ۔

[illegible] حق بجانب فاضل محمد حسین صاحب لاہوری ہے نہ اڈیٹر صاحب اخبار منیر قیصر ۔

(باقی آیندہ)

ابو محمد جمال الدین ڈاکٹر کہوڑی ضلع سالگڑہ